PAKISTAN ISLAMIC RESEARCH CENTER

آن لائن قرآن اکیڈمی

صِفَاتُ الحُرُوف

ازافاداتِ قاری نور الحق قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفات الحروف

یعنی حروف کی کیفیات اور حالات (پستی، بلندی، نرمی اور سختی کے لحاظ سے)

صفت کی جمع صفات ہے۔ صفات دو قسم پر ہیں۔ (1) صفات لازمہ (2) صفات عارضہ

سوال: صفت لازمہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صفت لازمہ حرف کی وہ کیفیت ہے جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے اگر وہ لازمی صفت حرف میں ادا نہ ہو تو وہ حرف کسی دوسرے حرف سے بدل جائے یا حرف میں نقصان پیدا ہو جائے یا حرف عربی حرف نہ رہے۔ مثلاً صآد میں اگر اطاق و استلاء کی لازمی صفات ادا نہ ہوں تو صآد سِین سے بدل جائے گا وَ الصَّیۡف کی جگہ وَ السَّیۡف ہو جائے گا لفظ بھی غلط ہوا معنٰی بھی غلط یا عیؔن میں صفتِ لازمہ استعلاء ادا نہ ہو تو عیؔن پُر کی بجائے باریک ادا ہو گا جو کے خلافِ قانون ہے یا جیؔم میں صفتِ لازمہ شدت سے ادا نہ کرنے سے جیؔم ہو جائے گا جو کے عربی حرف نہیں ہے۔

سوال: صفات عارضہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صفت عارضہ حرف کی وہ کیفیت ہے جو حرف میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو اگر صفتوارضہ ادا نہ کی جائے تو حرف تو وہی رہے مگر اس کی خوبصورتی باقی نہ رہے مپلاً اللہ کا لاؔ پُر نہ پڑھنا، وَ السَّیۡک میں مدنہ کرنا، اِنَّ الَّذِیۡنَ میں غنہ زنانی کرنا۔

سوال: صفت لازمہ کتنی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: صفت لازمہ سترہ ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ	صفات لازمہ غیر متضادہ
(1). ھَمْس	(11). صَفِیۡر
(2). جَھَر	(12). قَلۡقَلَہ
(3). شِدَّت	(13). لِیۡن
(4). رِخۡوَت	(14). اِنۡحِرَاف
(5). اِسۡتِعۡلاَء	(15). تَکۡرِیۡر
(6). اِسۡتِفَال	(16). تَفَشِّیۡ

(). اِطْبَاق	(). اِسْتِطَالَت
(). اِنْفِتَاح	
(). اِذْلَاق	
(). اِصْمَات	
ان دس صفات کو صفاتِ لازمہ متضادہ کہتے ہیں، اس لئے کہ ایک دوسرے کی ضد ہیں ان میں ایک صفت حرف میں ہوگی تو دوسری ضد نہیں ہوگی۔	ان سات صفات کو صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کہتے ہیں اس لئے کہ یہ ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔

سترہ صفاتِ لازمہ کی تفصیل

(📂) **ھمس:** ھمس کا لغوی معنیٰ پستی کے ہیں۔ جن حروف میں صفتِ ھمس پائی جائے ان کو حُرُوْفِ مَھْمُوْسَہْ کہتے ہیں۔

ھمس کی اصطلاحی تعریف: حروف مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز میں ایک قسم پستی ہو۔

حروف مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مہموسہ میں سانس جارے رہے گا اور آواز میں پستی ہو گی جیسے یَلْھَثْ کی ثا۔

(📄) **جھر:** جہر کا لغوی معنیٰ ہے بلندی۔ جن حروف میں صفتِ جہر پائی جائے ان کو حُرُوْفِ مَجْھُوْ رَہْ کہتے ہیں۔

جھر کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو۔ مہموسہ کے سوا باقی ۱۹ 📂 حروف مجہورہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حُرُوْفِ مَجْھُوْ رَہْ میں سانس بند ہو کر آواز میں بلندی ہو گی جیسے لَاتُزِغْ کی غین۔

(📄) **شدّت:** شدّت کا لغوی معنیٰ سختی کے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفتِ پائی جائے ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔

شدّت کی اصطلاحی تعریف: حروف شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز کے مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہو۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں۔ اَجِدُکَ قَطَبْتَ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروف شدیدہ میں آواز سختی سے بند ہو گی جیسے فُتِحَتْ کی تا۔

وضاحت: حروف شدیدہ میں پانچ حروف قلقلہ بھی ہیں قُطْبُ جَدٍّ۔ ان حروف میں جزم کی حالت میں قلقلہ شدت پر غالب ہو کر آواز مخرج میں ہل جاتی ہے جیسے بِرَبِّ الْفَلَقِ کی قاف۔

(📄) **رخوت:** رخوت کا لغوی معنیٰ ہے نرمی جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں۔

رخوت کی اصطلاحی تعریف: حروف رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز کے مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو۔ حروفِ شدیدہ سولہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروف رخوہ میں آواز جاری رہے گی جیسے مَنْفُوْش کی شین۔ شدت اور خوتِ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

توسط: توسط کا لغوی معنیٰ ہے درمیان میں واقع ہونا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں۔

توسط کی اصطلاحی تعریف: حروف متوسطہ کو ادا کرتے وقت آواز کے مخرج میں نہ زیادہ سختی ہو نہ زیادہ نرم۔ ایسے حروفِ پانچ ہیں لِنْ عُمَر۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروف متوسطہ میں آواز نہ زیادہ سختی ہو گی نہ زیادہ نرم گی جیسے فَاعْلَمْ کی میم۔

وضاحت(📁): توسط مستقل صفت نہیں ہے بلکہ اس کو شدتِ ناقصہ اور خوتِ ناقصہ بھی کہا جاتا ہے۔

وضاحت(🗎): کاف اور تا میں شدتِ قوی ہے ہمس ضعیف ہے یعنی آواز سختی سے بند ہو کر سانس جاری رہے۔

جیسے کُوِّرَتْ۔ رَكَّبَكَ۔

(🗄)استعلاء: استعلاء کا لغوی معنٰی ہے بلند کرنا۔ جن حروف میں صفت پائی جائے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔

استعلاء کی اصطلاحی تعریف: حروف مستعلیہ کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف بلند ہو جائے جس کی وجہ سے یہ حروفِ پُر (موٹا) ادا ہو۔ حروفِ مستعلیہ سات ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مستعلیہ پُر (موٹا) ادا ہو نگے جیسے خَبِیْرٌ کی خا۔

وضاحت(🗎): لام، را اور الف یہ تین حروفِ مستعلیہ ہیں (باریک) لیکن بعض خاص کی وجہ سے کبھی کبھی موٹے پڑھے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو شِبْهِ مُسْتَعْلِيَهْ بھی کہا جاتا ہے۔

(⌛)استفال: استعال کا لغوی معنٰی ہے۔ نیچے رہنا۔ جن حروف میں صفت پائی جائے ان کو حروف مستفلہ کہتے ہیں۔

استفال کی اصطلاحی تعریف: حروف مستفلہ کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف بلند نہ ہو۔ حروفِ مستعلیہ 🗎🗎 ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مستفلہ باریک ادا ہو گے جیسے کُوِّرَتْ کی تا۔ استعلاء اور استفال ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(⌨)اطباق: اطباق کا لغوی معنٰی ہے چمٹنا۔ جن حروف میں صفت پائی جائے ان کو حروف مطبقہ کہتے ہیں۔

اطباق کی اصطلاحی تعریف: حروف مطبقہ کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان درمیانہ اوپر تالو کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے حروف خوب پُر اور موٹے ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مطبقہ چار ہیں ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مطبقہ خوب پُر اور موٹے ادا ہونگے جیسے صَابِرًا کی صاد۔ نیز ہر مطبقہ مستعلیہ ہے ہر مستعلیہ مطبقہ نہیں۔

(🖰)انفتاح: انفتاح کا لغوی معنٰی ہے کھلنا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف منفتحہ کہتے ہیں۔

انفتاح کی اصطلاحی تعریف: حروف منفتحہ کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان کے درمیانہ اوپر تالو سے جدا رہتا ہے۔ ایسے حروفِ🗄🗎 ہیں مطبقہ کے علاوہ سارے اا حروف منفتحہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ منفتحہ میں صفتِ انفتاح کی وجہ سے زبان کے درمیانہ اوپر تالو سے جدا رہے گی۔ جیسے فتحت کی تا میں خواہ بان کی جڑ لگے جیسے خا، غین، قاف میں لگتی ہے خواہ نہ لگے۔ اطباق اور انفتاح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(🕾)اذلاق: اذلاق کا لغوی معنٰی ہے پھسلنا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں۔

انفتاح کی اصطلاحی تعریف: حروف مذلقہ ہونٹ اور زبان کے کنارے سے جلدی اور آسانی سے ادا ہوں۔ حروفِ مذلقہ چھ ہیں فَرَّمِنْ لُبٍّ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مذلقہ سہولت کے ساتھ ادا ہوں گے جیسے تلقف کی فا۔

وصاحت: فا، میم اور بایہ تین حروفِ ہونٹوں سے سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں لام، نون، را زبان سے سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

(🗀🗁)**اصمات:** اصمات کا لغوی معنٰی ہے روکنا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف مصمتہ کہتے ہیں۔

اصمات کی اصطلاحی تعریف: حروف مصمتہ اپنے مخرج سے مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مصمتہ 🗎🗏 ہیں مذلقہ کے ولاوہ سارے مصمتہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مصمتہ مضبوطی ساتھ ادا ہونگے جیسے کُوِّرَتْ کی تا۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

(🗁🗁)**صفیر:** صفیر کا لغوی معنٰی ہے لمبی تیز آواز۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف صفیریہ کہتے ہیں۔

صفیر کی اصطلاحی تعریف: حروف صفیریہ کو ادا کرتے وقت سامنے کے دانتوں سے تیز آواز نکلے جیسے وَاسْتَفْزِزْ حروف صفیریہ تین ہیں صاد، زا، سین۔

(🗎🗁)**قلقلہ:** قلقلہ کا لغوی معنٰی ہے ہلانا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف مقلقلہ کہتے ہیں۔

صفیر کی اصطلاحی تعریف: حروف مقلقلہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج نمیں ہل ہو جائے (حلتِ سکون میں) ایسے حروف پانچ ہیں قُطْبُ جَدٍّ۔

وصاحت: اگر لفظ کے درمیان میں قلقلہ کا حرف آجائے جیسے اَقْبِلْ. اَدْبَرْ. اس کو قلقلہ صغرٰی کہتے ہیں اور اگر حرف کے آخر میں قلقلہ کا حرف آجائے جیسے فَلَقْ تو اس کو قلقلہ وسطٰی کہتے ہیں۔ اگر قلقلہ کا حرف مشدد ہو پھر وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے تو اس کو قلقلہ کبرٰی کہتے ہیں لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ۔

(🗏🗁)**لین:** لین کا لغوی معنٰی ہے نرم ہونا۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف لین کہتے ہیں۔

صفیر کی اصطلاحی تعریف: حروف لین اپنے مخرج سے نرمی کے ساتھ ادا ہوں اگر ان پر مد کرنا چاہیں تو مد کر سکیں جیسے خَوْفٍ میں واو لین ہے اس پر مد کرنا چاہیں تو مد کر سکتے ہیں۔

(🗐🗁)**انحراف:** انحراف کا لغوی معنٰی ہے پھر (مائل ہونا)۔ جن حروف میں صفتِ پائی جائے ان کو حروف منحرفہ کہتے ہیں۔ یہ دو حروف ہیں لام، را۔

صفیر کی اصطلاحی تعریف: حروف منحرفہ کو ادا کرتے وقت لام میں زبان کے کنارہ، زبان کی نوک کی طرف اور راز بان کی نوک سے پشتِ زبان کی طرف میلان پایا جائے جیسے اَرْسَلَ۔

(🗀🗀)**تکریر:** تکریر کا لغوی معنٰی ہے دہرانا۔ اس صفتِ کا تعلق ڈرف را کے ساتھ ہے۔

تکریر کی اصطلاحی تعریف: حروف را کو ادا کرتے وقت مشابہتِ تکرار کی کیفیت پیدا ہو، حقیقی تکرار ہرگز پیدا نہ ہو یعنی زبان میں لرزہ پیدا نہ ہو اور ایک را کی بجائے دو را پیدا نہ ہوں جیسے وَاُمُرْ .مُسْتَمِرٌّ۔

تنبیہ: حقیقی تکرار صفتِ احترزی ہے اس سے بچنا چاہیئے اور مشابہتِ تکرار صفتِ ادائی ہے۔ اس صحیح ادا ماہر معلم سے سیکھیں۔

(🗀⌛)**تفشی:** تفشی کا لغوی معنٰی ہے پھیلنا۔ یہ صفتِ شیؔن میں موجود ہے۔ اس کو حروف متفشی کہتے ہیں

تفشی کی اصطلاحی تعریف: حروف شیؔن کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جائے جیسے منفوش کی شیؔن۔،

(⌨🗀)**استطالت:** استطالت کا لغوی معنٰی ہے پدرازی طلب کرنا (لمبا ہونا)۔ یہ صفتِ ضادؔ میں موجود ہے۔ اس کو حروف مستطیل کہتے ہیں

استطالت کی اصطلاحی تعریف: حروف ضادؔ کو ادا کرتے وقت حافہ لسان کے آضر سے حافہ لسان کے شروع تک تک یعنی ناجذ سے لیکر ضاحک تک آہستہ آہستہ آواز لمبی ہو جائے جیسے وَاضْمُمِ۔،

وصاحت: (ضادؔ اور ظا میں فرق، محرج کے لحاظ سے، استطالت کی وجہ سے)

استطالت کی وجہ سے ضادؔ جدا ہے ظا سے۔ باقی ھمس، رخوت، استعلاء، اطباق، اور اصمات میں دونوں مشترک ہیں البتہ مخرج میں دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

بعض صفاتِ عارضہ

لفظ اللہ کا لام

قاعدہ نمبر 🗀: لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ سے پہلے اگر زبر آجائے تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا جیسے ھُوَ اللّٰہ .قَا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ (پ⌨)۔

قاعدہ نمبر 🗎: لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ سے پہلے اگر پیش آجائے تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے یُرِیْدُ اللّٰہ .وَاِذْ قَالُو االلّٰھُمَّ (پ◉)۔

قاعدہ نمبر 🗏: لفظ اللّٰہ سے پہلے اگر الف آجائے تو یہ موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے قُلْ آللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ (پ🗀🗀)۔

قاعدہ نمبر : لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ سے پہلے اگر زیر آجائے تو یہ یہ لام باریک پڑھا جائے گا جیسے بِسْمِ اللّٰہ. قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ(پ)

اَلْ کے لام کو لامِ تعریف کہا جاتا ہے جو اسم کے شروع میں آتا ہے اس میں دو قاعدے ہیں۔

قاعدہ نمبر : ال کے لام کے بعد اگر چودہ حروف قمریہ (اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ) میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ال کا لام پڑھا جائے گا اس کو اظہارِ قمری کہتے ہیں جیسے اَلْاَعْلیٰ. اَلْبَرْقُ. اَلْغَفَّار. اَلْحَمْدُ. اَلْحَجُّ. اَلْکِتَابُ. اَلْقُرْاٰن.

قاعدہ نمبر : اَلْ کے لام کے بعد اگر حروف قمریہ کے علاوہ باقی چودہ حروف شمسیہ میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ال کا لام نہیں پڑھا جائے گا بلکہ اس کا ادغام ہو گا۔ اس کو ادغامِ شمسی کہتے ہیں۔ جیسے

اَللّٰہ. اَلرَّحْمٰن. اَلتَّوَابُ. اَلثِّیَابُ. الذِّکْرُ. السَّمَآءُ. اَشَّمْسُ.

راکے قاعدے

رابارہ حالتوں میں پُر پڑھی جاتی ہے۔

راز بر والی جس پر شد نہ ہو جیسے رَحِیْم۔ راپیش والی جس پر شد نہ ہو جیسے رُبَمَا۔ راز بر والی جس پر شد ہو جیسے رَحِیْم۔ راپیش والی جس پر شد ہو جیسے مَرُّوْا۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے اَرْسَلَ۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے یُرْسَلُ۔ راساکن عارضی ہو اس سے پہلا حرف ساکن اصلی ہو، اور تیسرے حرف پر زبر ہو جیسے وَالْعَصْر (وقت میں)۔ راساکن عارضی ہو اس سے پہلا حرف ساکن اصلی ہو، اور تیسرے حرف پر پیش ہو جیسے لَفِیْ خُسْرٍ (وقت میں)۔ راپیش والی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنْتَصِرُ۔

راساکن ہو اور اس کے بعد حرف مستعلیہ ایک ہی لفظ میں آتا ہو جیسے قِرْطَاسٍ: پ ع ۔ فِرْقَۃٍ: پ ع ۔ مِرْصَاد: پ ع ۔ وَاِرْصَادًا: پ ع ۔ سارے قرآن مجید میں اس واعدے کے یہی چار الفاظ ہیں۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے زیر عارضی ہو جس کی مثالیں (تقریباً) قرآن مجید میں یہی چار ہیں۔ جیسے اِرْکَبْ مَّعَنَا: پ ع ۔ اِرْجِعُوْا: پ ع ۔ اِرْجِعْ: پ ع ۔ اِرْجِعِیْ: پ ع ۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو جس کی مثالیں (تقریباً) قرآن مجید میں یہی آٹھ ہیں۔ جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ: پ ع ۔ رَبِّ ارْ

حَمۡهُمَا: پ ع ۔ اِمَنِ ارۡتَضٰی: پ ع ۔ رَبِّ ارۡ جِعُوۡنَ: پ ع ۔ اَمِ ارۡتَابُوۡا
: پ ع ۔ اَلَّذِی ارۡتَضٰی لَهُمۡ: پ ع ۔ اِنِارۡتَبۡتُمۡ: پ ع ۔ امَنِ
ارۡتَضٰی: پ ع ۔

را باریک

راسات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

رایروالی جس پرشدنہ ہو جیسے رِجَال۔ رازیروالی جس پرشد ہو جیسے اَلرِّجَالُ۔ راساکن ہو اور اس سے پہلے زیر اصلی ہو جیسے شِرۡعَةٌ۔ راساکن عارضی ماقبل ساکن اصلی ماقبل (تیسرے) حرف رُزیر ہو جیسے حِجۡر (وقف میں)۔ راساکن ہو اس سے پہلے یاساکن آیا ہو جیسے خَیۡر (وقف میں)۔ رازیروالی جس پر وقف بالروم کیا جائے جیسے لوَالۡفَجۡرِ۔ راامالہ والے جیسے مَجۡرھَا، زبر کی طرف اور الف کی آواز یا کی طرف مائل کریے، کو امالہ کبریٰ کہتے ہیں امالہ صغریٰ روایتِ حفص میں نہیں ہے امالہ کی را کو قطرے کے را کی طرح پڑھیں۔

میم ساکن کے احکام

میم ساکن کے بعد، جب میم متحرک آجائے تو ان دونوں کو ملا غنہ کے ساتھ پڑھیں، جیسے اِلَیۡکُم مُّرۡسَلُوۡنَ۔ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔ میم مشدد بھی حکماً اس شامل ہے جیسے مِمَّا۔

میم ساکن کے بعد، جب با آجائے تو غنہ کرتے وقت میم کو نرمی سے، با کو سختی سے پڑھیں، جیسے وَمَا ھُمۡ بِمُوۡءِ مِبِیۡنَ۔ اس کو اخفاشفوی کہتے ہیں۔

میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آجائے غنہ نہ کریں، جیسے (اَمۡهِلۡ)۔ اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے چار احکام

قاعدہ نمبر 1: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی آجائے تو غنہ نہ کریں اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں حروفِ حلق چھ ہیں (ھمزہ۔ ھا۔ عین۔ حا۔ غین۔ خا)

اظہارِ حلقی	ہمزہ کی مثالیں	ھا کی مثالیں	عین کی مثالیں	حا کی مثالیں	غین کی مثالیں	خا کی مثالیں
نون ساکن کے بعد	مَنْ اٰمَنَ	مِنْهُمْ	يَنْعِقُ	وَانْحَرْ	مِنْ غِلٍّ	مِنْ خَبِيْرٍ
تنوین کے بعد	عَذَابًا اَلِيْمًا	وَنُوْحًا هَدَيْنَا	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	قَوْمًا غَيْرَكُمْ	عَلِيْمًا خَبِيْرًا

قاعدہ نمبر 2: نون ساکن یا تنوین کے بعد یرملون کے چھ حروفوں میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ان کو ملا کر پڑھیں یعنی ادغام کریں۔ پھر اگر یں، پھر اگر ینمو کے چار حرفوں میں سے کوئی ایک حرف آیا ہو تو ادغام مع الغنّہ ہو گا اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد لآم یا رآ آیا ہو تو ادغام بلاغنّہ ہو گا۔

ادغام مع الغنہ	یا کی مثالیں دغام مع الغنہ	نون کی مثالیں دغام مع الغنہ	میم کی مثالیں دغام مع الغنہ	واو مثالیں دغام مع الغنہ
نون ساکن کے بعد	مَنْ يَّقُوْلُ	مَنْ نَّصِيْرٍ	مَنْ مَّكَانٍ	مَنْ وَّلِيٍّ
تنوین کے بعد	عَيْنًا نَّشْرَبُ	رَسُوْلًا نَّبِيًّا	سِرَاجًا مُّنِيْرًا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا
ادغام بلاغنّہ	لآم کی مثالیں ادغام بلاغنّہ		را کی مثالیں ادغام بلاغنّہ	
نون ساکن کے بعد ادغام بلاغنّہ	مَنْ لَّدُنْهُ		مَنْ رَّبِّهٖ	
تنوین ساکن کے بعد ادغام بلاغنّہ	رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ		مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	

قاعدہ نمبر 3: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر با آجائے تو نون ساکن کو میم سے تبدیل کر کے غنہ کے ساتھ پڑھیں اس اقلاب کہتے ہیں۔

نون ساکن کے بعد	با کی مثال: مِنْ بَعْدِ	تنوین کے بعد	با کی مثال: خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ

قاعدہ نمبر 4: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر مندرجہ ذیل پندرہ حرفوں میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو غنہ کریں یعنی ناک میں آواز زیادہ جائے اور مخرج میں کا کنارا کم لگے، اس کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں۔

نون ساکن کے بعد حرف کی مثالیں	اَنْتُمْ ۔اُنْثٰی ۔اَنْجَیْنٰهُ ۔اَنْدَادًا ۔لِتُنْذِرَ ۔اَنْزَلَ ۔تَنْسَوْنَ ۔اِنْشَآءَ ۔یَنْصُرُوْنَ ۔مَنْضُوْدٍ ۔اَنْطَقَ ۔یَنْظُرُوْنَ ۔اَنْفُسَکُمْ ۔یَنْقُضُوْنَ ۔مِنْکُمْ ۔
تنوین کے بعد حرف کی مثالیں	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ ۔ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۔فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ۔کَاْسًا دِهَاقًا ۔بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ ۔قَوْلًا سَدِیْدًا ۔صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۔عَمَلًا صٰلِحًا ۔قُوَّةٍ ضُعْفًا ۔حَیٰوةً طَیِّبَةً ۔ظِلًّا ظَلِیْلًا ۔بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۔رِزْقًا قَالُوْا ۔رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۔

مد کا لغوی معنی کھینچنا۔

مد کی اصطلا حی تعریف: اِطَالَةُ الصَّوْتِ بِحَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الْمَدِّ اَوِاللِّیْنِ؛ یعنی آواز کو لمبا کرنا حروف مدہ یا حروف لین میں۔

مد کی دو قسمیں ہیں (📂) مد اصلی (📄) مد فرعی۔

مد اصلی وہ ہے جو کسی سبب پر موقوف ہو یعنی جس میں محل مد ہو اور سبب مد نہ ہو۔

مد فرعی وہ ہے جو کسی سبب پر موقوف ہو یعنی جس میں محل مد بھی ہو اور سبب مد نہ بھی۔

محلِ مد دو ہیں: حرفِ مدہ یا حروف لین۔ یعنی آواز کو لمبا کرنے کی جگہ کبھی حرف مدہ ہو گا کبھی حرف لین۔ جیسے جُوْعُ میں واو مد پر آواز لمبی ہوئی اور خوف میں واو لین پر۔

سببِ مد بھی دو ہیں: ہمزہ یا سکون۔ یعنی مد فرعی میں ایک الف سے زیادہ لمبا مدہ وقت کرنا ہو گا جب حرف مدہ یا حرف لین کے بعد ہمزہ یا سکون آیا ہو جیسے اُولٰٓئِکَ میں حرف مدہ کے بعد ہمزہ سببِ آتا ہے۔ آٰلْئٰنَ میں حرف مدہ سکون، سببِ مد آیا ہے۔

مد اصلی کی مقدار ایک الف کے برابر مد کرنا۔

مد فرعی کی تین مقداریں ہیں : طول: یعنی تین الف کے برابر مدہ وقت کرنا ہو گا یا پانچ الف کے برابر مد کرنا۔ توسط: یعنی دو الف یا چار الف کے برابر مد کرنا۔ قصر: ایک الف کے برابر مد کرنا۔

مد فرعی کی نو قسمیں ہیں۔

(📂) مدمتصل کی تعریف: حرفِ مدہ اور ہمزہ ایک کلمہ میں متصل یعنی اکٹھے آئے ہوں جیسے وَسَآءَتْ. سَيِّئَتْ. سُوْٓءٌ.

اجراء: وساءت میں الف محل مد ہے اور اس کے بعد ہمزہ سبب مد ہے یہ دونوں ایک کلمہ اکٹھے آئے ہیں اس مقدار توسط ہے۔

(📄) مدمنفصل کی تعریف: حرفِ مدہ اور ہمزہ منفصل یعنی جدا آئے ہوں جیسے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ. وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ. قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ.

اجراء: انا اعطینک ہے اس میں الف محل مد ہے اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں سببِ مد ہے یہ دونوں جدا جدا آئے ہیں اس لئے اس کو مد منفصل کہا جاتا ہے مد منفصل کی مقدار توسط ہے۔

(📄) مدلازم کلمی مثقل کی تعریف: ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد حرف ساکن آیا ہو جس کا سکون اصلی ہو اور شد سے تبدیل ہو گیا ہو جیسے حَآجَّ۔

اجراء: اس میں الف محل مد ہے اور پہلا جیم ساکن سببِ مد ہے پھر جیم متحر ساکن دوسرے جیم متحرک میں مدغم ہو گیا ہے اس لئے سکون شد سے تبدیل ہو گیا ہے اس کی مقدار طول ہے۔ اور اس کو لازم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں سکون لازمی ہے اور کلمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ محل مد اور سبب مد ایک کلمہ میں آئے ہیں اور مثقل اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ شد کے ساتھ سختی سے پڑھا جاتا ہے۔

(📄) مدلازم کلمی مخفف کی تعریف: ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد حرف ساکن آیا ہو جس کا سکون اصلی ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ۔

اجراء: اس میں ہمزہ کے بعد الف ملفوظی محل مد ہے اور لام کا سکون اصلی سببِ مد ہے یہ دونوں جدا جدا آئے ہیں اس لئے اس کی مقدا طول ہے۔

(📄) مدلازم حرفی مثقل کی تعریف: حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد حرف ساکن آیا ہو جس کا سکون شد سے تبدیل ہو گیا ہو جیسے الٓمّٓ میں لام کا مد۔

اجراء: لام میں الف محل مد ہے اور میم کا سکون اصلی سبب مد ہے جو شد سے تبدیل ہو چکا ہے اور یہ حروف مقطعات میں آیا ہے اس لئے اس کو مد لازم حرفی مثقل کہا جاتا۔ اس کی مقدار طول ہے۔

(⌛)مدلازم حرفی مخفف کی تعریف: حروف مقطعات یا حروف مفردات میں حرف مدہ سے حرف ساکن آیا جیسے الٓمٓ میں لام کا مد۔

اجراء: میم میں یائے مدہ محل مد ہے اور دوسرے میم کا سکون اصلی سبب ہے اس لئے اس کو مد لازم حرفی مخفف کہا جاتا۔ اس کی مقدار طول ہے۔

(⌨)مدلین لازم کی تعریف: حروف مقطعات یا حروف مفردات میں حرف لین کے بعد حرف ساکن آیا جیسے سورہ مریم اور سورہ مریم اور سورہ شوریٰ کے حروف مقطعتات میں عین کا مد۔

اجراء: اس میں محل مد حرف لین ہے اور دوسرے سبب مد ساکن اصلی ہے اس لئے اس کو مد لین لازم کہا جاتا۔ اس میں (مقدار مد) بہتر طول ہے توسط اور قصر بھی جائز ہیں۔

(🖱)مدعارض وقفی کی تعریف: حروف مدہ کے بعد حرف ساکن آیا ہو جس کا سکون وقف کی وجہ سے عارضی ہو جیسے اَلرَّحِیۡم۔

اجراء: اس میں محل مد حرف مدہ ہے اور سبب مد سکون عاض ہے اس میں مقدار مد تین ہیں۔ افضل طول ہے پھر توسط اور پھر قصر۔

(📷)مدلین عارض کی تعریف: حرف لین کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون وقف کی وجہ سے عارضی ہو جیسے قُرَیۡشٍ۔

اجراء: اس میں محل مد حرف لین ہے اور سبب مد سکون عاض ہے اس میں مقدار مد تین ہیں۔ افضل قصر ہے پھر توسط اور پھر طول۔

ضروری وضاحت: مدوں کی تفصیل معلوم کرنا اس لئے ضروری ہے کہ نورانی قاعدہ کی تختی نمبرا میں مد اصلی بارہ حرفوں میں آیا ہے (با۔ تا۔ الخ) اور مد لازم حرفی مخفف تیرہ حرفوں میں آیا ہے (جیم۔ دال۔ الخ) اور مد لین لازم دو حرفوں میں آیا ہے (عین۔ غین)

☆ مد لازم حرفی مثقل کی مثالیں تختی نمبر 📄 کے حروف مقطعات میں آئی ہیں۔

مد متصل، مد عارض وقفی، مدلین عارض ان تینوں کی مثالیں اٰمَنَ کی مثالیں نمبر 🗀 🗁 میں آئی ہیں اور مد لازم کلمی مخفف کی مثالیں تختی نمبر 11 میں اور مد لازم کلمی مثقل کی مثالیں تختی نمبر 12 میں اور مد منفصل کی مثالیں **خاتمہ اجراء قواعد** میں آئی ہیں اس لئے ان کی تفصیل معلوم ہونا ضروری ہے۔

ترتیل کا دوسرا جزء معرفۃ الوقوف

وقف کا لغوی معنیٰ ٹھہرنا۔ اصطلاحی تعریف: قَطْعُ الصَّوْتِ مَعَ النَّفْسِ وَاِسْكَانُ الْمُتَحَرِّكِ اَنْ كَانَ مُتَحَرِّ كًا یعنی آواز اور سانس دونوں کو توڑنا اور متحرک حرف کو کن کرنا۔ معرفۃ الوف کی دو قسمیں ہیں۔( ) کیفیت وقف (یعنی وقف کے طریقے۔ ( ) محل وقف۔(یعنی وقف کرنے کی جگہ)، پھر کیفیت وقف کی پانچ قسمیں ہیں:

وقف بالسکون، وفق بالاسکان، وقف بالابدال، وفق بالروم، وفق بالاشمام۔

وقف با لسکون: حرفِ موقوفِ علیہ، (وہ جس حرف پر وقف کیا گیا ہو) پہلے سے ساکن ہو جیسے وَانْحَرْ

وقف با لاسکان: حرفِ موقوفِ علیہ متحرک کو ساکن پڑھنا۔ جیسے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن۔ یہ وقف زیر، زبر، پیش تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے خواہ حرکت اصلی ہو یا عارضی۔

وقف با لا بدال: حرفِ موقوفِ علیہ کے دو زبر کو الف سے بدلنا اور تاء مُدَوَّرَهْ کو ھاء ساکنہ سے بدل کر پڑھانا جیسے نِسَآءً کو نِسَآءٰ اور خَاشِعَهْ پڑھنا۔

وقف با لروم:۔ حرفِ موقوف علیہ کی حرکت کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا سن کر اس کی حرکت معلوم کر سکے۔ جیسے یَوْمِ الدِّيْنِ اور نِسْتَعِيْنُ۔ یہ وقف زیر، زبر، پیش ہوں میں ہوتا ہے اس کا اندازہ تہائی حرکت ہے۔

وقف با لا شمام: حرفِ موقوفِ علیہ مضموم کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کا اشاہ کرنا۔ جیسے یَوْمِ نَسْتَعِيْنُ۔ یہ وقف، پیش میں ہوتا ہے

تنبیہ: ( ) سکونِ اصلی۔ حرکت عارضی۔ میم جمع۔ تائے تانیث (گول تا)۔ہاء سکتہ میں روم اور اشمام جائز نہیں۔ ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے جیسے فَلَا تَقْهَرْ کی را۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ کا عین۔ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کی میم رَحْمَةَ کی تاہو۔لَمْ يَتَسَنَّه کی ہاء سکتہ۔

( ) جس کلمہ پر تنون ہو وہاں روم جائز ہے مگر روم کی حالت میں تنوین ظاہر نہ ہو گی۔

( ) حرفِ مشرد پر وقف کی حالت میں روم اور شمام دونوں جائز ہیں۔

( ) سورۃ یوسف میں لفظِ لَا تَاْمَنَّا کے نون میں ادغام کے ساتھ اشمام ضروری ہے۔

محل وقف:۔ جو لوگ قرآن مجید کا معنیٰ نہ سمجھتے ہوں، ان کے لئے محل وقف کی نشانیاں یہ ہیں، گول دائرہ

وقف مطلق (ط) وقف جائز (ج) وقف لازم (م)، اہل علم حضرات کے لئے محل وقف کی چار قسمیں جاننا ضروری ہے (▭) وقف تام (▤) وقف کافی (▤) وقف حسن (▤) وقف قبیح۔ ان کی تفصیل احکام الترتیل میں دیکھئے۔

29 حرف مُفرَدات کے حقوق مخارج وصفات کی روشنی میں

وضاحت: آگے آنے والے، بعض حروف کی ادائیگی میں اوپر والے دانت اور داڑھیں استعمال ہوں گے، نیچے والے ثنایا سفلیٰ صاد، زا، سین میں استعمال ہوں گے، باقی نیچے والے دانت اور داڑھیں استعمال نہیں ہوتے ہوتے۔

اَلِفْ : اس میں ھمزہ کو سخت آواز سے ادا کریں، پڑا زبر، منہ اور آواز کو سیدھا کھولنے سے ادا کریں۔ لام کے زیر کو معروف ادا کریں، فا کو ادا کرتے وقت سامنے والے دو اوپر کے دانتوں (ثنایا علیا) کو نیچے ہونٹ کے درمیان، اندرونی حصہ سے نرمی کے ساتھ لگا کر ادا کریں۔

تنبیہات: الف کے ھمزہ پر کھڑا زبر پڑھنا (اٰلِف) غلط ہے، لام کے زیر کو کھینچ کر یا پیدا کرنا (اَلِیف) یہ بھی غلط ہے، فا کی جگہ پا پڑھنا، اَلِپ یہ بھی غلط ہے۔

بَا: دونوں ہونٹوں کے اندرونی تری حصہ کو آپس میں سختی سے ملا کر پڑھیں۔ اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: با دونوں ہونٹوں کے خشک حصہ ادا کرکے پا پڑھنا غلط ہے، با کو ایک الف سے زیادہ لمبا پڑھنا غلط ہے، با کے الف کو ٹیڑھا پڑھنا غلط ہے، با کے آخر کو جھٹکا دے کر پڑھنا (باءْ) یہ بھی غلط ہے۔

تَا : زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ اور مسوڑھوں کے ساتھ سختی سے لگا کر ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: تا کو نرمی سے پڑھنا، ایک الف سے زیادہ لمبا پڑھنا، ٹیڑھا پڑھنا اور آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

ثَا : زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں کے درمیان اور اندرونی کناروں (جو مسوڑھوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں) کے ساتھ نرمی سے لگا کر ادا کریں۔

تنبیہات: ثا کو تیز آواز سے پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، ٹیڑھا پڑھنا اور آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

جِیْمْ: زبان کے درمیان کو، اوپر تالو کے درمیان سے سختی کے ساتھ لگا کر ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں (ایک الف مد اصلی، پانچ الف مد فرعی)۔

تنبیہات: جیمؔ کو نرمی سے پڑھنا، لمبا مدنہ کرنا، آواز ناک میں جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

حَا : حلق کے درمیان سے نرمی سے ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: حا کو گلا گونٹ کر سخت پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، ٹیڑھا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے

خَا : گلے کے اوپر والے حصہ سے زبان کی جڑ کو اوپر تالو کی طرف بلند کر کے اس کو نوٹا ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں، اس میں الف بھی موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: خا کی ادائیگی میں ہونٹوں کو گول کرنا، زیادہ لمبا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

دَآل: زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ اور مسوڑھوں کے ساتھ سختی سے لگا کر ادا کریں۔ اس میں چھ الف کے برابر مد ہے۔

تنبیہات: دَآل کو سخت نہ پڑھنا، لمبا مدنہ کرنا، اس میں الف کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر میں کو ہلانا غلط ہے۔

ذَآل : زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کے اندرونی کناروں کے ساتھ نرمی سے لگا کر ادا کریں۔ اس میں چھ الف کے برابر مد ہے۔

تنبیہات: ذَآل کو تیز آواز سے پڑھنا، لمبا مدنہ کرنا، اس میں الف کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر میں کو ہلانا غلط ہے۔

رَا : زبان کا سرا اور پشتِ زبان کو سامنے اوپر والے دو ثنایا علیا اور دو رباعی کے مسوڑھوں سے لگا کر موٹا ادا کریں۔

رَا جب باریک ادا کریں تو صرف زبان کا گول کنارہ، مسوڑھوں سے لگے، پشت زبان نہ لگے، اس میں الف کو بھی موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: رَا کی ادائیگی میں آواز کا لرزانا، اس کو یادہ لمبا پڑھنا، اس میں الف باریک پڑھنا، اور ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

زَا : زبان کا سرا سامنے کے دو نیچے (ثنایا سفلیٰ) دانتوں کے نزدیک کریں اور اوپر والے دو دانتوں کو نیچے والے دانتوں کے ساتھ معمولی لگا کر تیز آواز سے ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: زا کو نرم پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

سِیْن: سِیْن کو زا کے مخرج سے تیز آواز سے ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: سِیْن کو نرم پڑھنا، آواز ناک میں لے جائے، اس میں لمبا مدنہ کرنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

شِیْن: اس کو جیم کے مخرج سے نرمی سے ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں، اس کی اسائیگی میں آواز منہ کے اندر پھیل جائے۔

تنبیهات: اس میں آواز نہ پھیلانا، ناک میں پڑھنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

صَآد : اس کو زا کے مخرج میں ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں، زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں، اس کے آخر میں قلقلہ بھی کریں۔

تنبیہات: صَآد کو تیز نہ پڑھنا، لمبا نہ پڑھنا، آخر میں قلقلہ نہ کرنا، موٹا نہ پڑھنا، اور ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

ضَآد: زبان کی کروٹ کو دائیں یا بائیں، اوپر والی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگا کر ادا کریں، زبان کے درمیان اور جڑ کو پر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر کریں، اس کے آخر میں قلقلہ بھی کریں۔

تنبیہات: اس کو باریک پڑھنا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس کے آخر میں نہ کرنا، اور ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

طَا: اس کو تا کے مخرج میں ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں، زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: طَا کو باریک پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، ہونٹوں کو گول کرنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

ظَا: اس کو ثا کے مخرج میں ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں، زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: ظَا کو باریک پڑھنا، ہونٹوں کو گول کرنا، زیادہ لمبا پڑھنا، اور اس کے آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

عَیْنْ: اس کو حا کے مخرج میں ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: اس کی ادائیگی میں گلا گھونٹنا، آواز ناک میں لے جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

غَیْنْ: اس میں گلے کے اوپر والے حصہ سے ادا کریں، زبان کی جڑ کو اوپر تالو کی طرف بلند کر کے اس کو موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: کو باریک پڑھنا اور ناک میں آواز لے جانا غلط ہے۔

فَا : سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کو نیچے ہونٹ کے درمیان میں نرم کے ساتھ لگا کر ادا کریں۔ اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: فا میں دونوں ہونٹوں کو ملانا اور لمبا کرنا غلط ہے۔

قَافْ: گلے کی طرف زبان کی جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ سختی سے لگا کر موٹا ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: قَافْ باریک پڑھنا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

کاف: قاف کے مخرج سے ذراہٹ کر منہ کی طرف زبان کی جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ سختی سے لگا کر ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیھات: کاف میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر میں ہونٹ ملانا غلط ہے۔

لَآمْ: زبان کی نوک اور سامنے والے کنارے کو، اوپر کے ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگا کر ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیھات: لام میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر میں ہونٹ ملانا غلط ہے۔

مِیْمْ: دونوں ہونٹوں کے خشک حصہ کو آپس میں نرمی کے ساتھ ملا کر ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیھات: میم میں لمبا مد نہ کرنا، اس میں آواز ناک میں لے جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

نُوْنْ: زبان کی نوک اور کنارے کو اوپر والے ثنایا، رباعی، انیاب کے مسوڑھوں سے لگا کر ادا کریں، اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیوات: نون میں لمبا مد نہ کرنا، اس میں آواز ناک میں لے جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

وَآوْ: دونوں ہونٹوں کو غنچہ کی طرف گول کر کے ادا کریں اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیھات: واو میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر کو موٹا پڑھنا غلط ہے۔

ھَا: حلق کے نچلے حصہ میں نرمی سے ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیوات: ھا کو سخت پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، اور آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

ھَنْزَہ: اس کو ھا کے مخرج میں ادا کریں، جب ھمزہ پر زبر / زیر / پیش یا جزم آجائے تو اس کو سخت پڑھیں۔

تنبیوات: ھمزہ میں زا کو تیز نہ پڑھنا اور اس کے آخر میں ھا کی بجائے الف پڑھنا (ھمزا) غلطی ہے

یَا: اس کو جیم کے مخرج میں ادا کریں، اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیھات: میں لمبا مد نہ کرنا، اس میں آواز ناک میں لے جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

PAKISTAN ISLAMIC RESEARCH CENTER

آن لائن قرآن اکیڈمی

تمت بالخیر

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

www.pirc.com.pk